



سوال

خودکشی کا حکم اور خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ اور اس کے لیے دعا کرنا

جواب

الحمد للہ

خودکشی کبیرہ گناہ میں شمار ہوتی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ خودکشی کرنے والے شخص کو اسی طرح کی سزا دی جائے گی جس طرح اس نے اپنے آپ کو قتل کیا ہو گا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر قتل کیا تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے گرتا رہے گا، اور جس نے زہری کرپنے آپ کو قتل کیا تو جہنم کی آگ میں زہر ہاتھ میں پکڑ کر اسے ہمیشہ پیتا رہے گا، اور جس نے کسی لوسے کے ہتھیار کے ساتھ اپنے آپ کو قتل کیا تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور ہمیشہ وہ اسے جہنم کی آگ میں لپٹنے پوٹنے میں مارتا رہے گا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5442) صحیح مسلم حدیث نمبر (109).

اور ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے دنیا میں اپنے آپ کو کسی چیز سے قتل کیا اسے قیامت کے روز اسی کا عذاب دیا جائیگا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5700) صحیح مسلم حدیث نمبر (110).

اور جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص زخمی تھا جس اور وہ اسے برداشت نہ کر سکا تو اس نے چھری لیکر اپنا ہاتھ کاٹ لیا اور خون بہنے کی وجہ سے مر گیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنی جان کے ساتھ جلدی کی ہے، میں نے اس پر جنت حرام کر دی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3276) صحیح مسلم حدیث نمبر (113).

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور سزا اور دوسروں کو اس سے دور رکھنے اور روکنے کے لیے کہ وہ ایسا کام مت کریں، خودکشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھائی، اور دوسرے لوگوں کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کی اجازت دی، اس لیے اہل علم اور فضل و مرتبہ والے لوگوں کے لیے مسنون یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کرتے ہوئے خودکشی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ ادا نہ کریں

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:



"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنے آپ کو تیر کے ساتھ قتل کر لیا تھا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں فرمائی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (978).

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں :

المشاقص : چوڑے تیر کو کہتے ہیں

اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ خودکشی جیسی نافرمانی کرنے والے شخص کی نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی

عمر بن عبدالعزیز، اوزاعی رحمہما اللہ تعالیٰ کا یہی مذہب ہے، اور حسن، نخعی، قتادہ، مالک، ابو حنیفہ، شافعی، اور جمہور علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا مسلک ہے کہ اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی

اور اس حدیث کا انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور سزا اور لوگوں کو اس طرح کے کام سے منع کرتے ہوئے خود تو نماز جنازہ ادا نہیں فرمائی، ہاں ہم صحابہ کرام کو اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا انتہی

دیکھیں : شرح المسلم للنووی (47/7).

اس کا معنی یہ نہیں کہ اگر اس لڑکی کی خودکشی ثابت ہو جائے تو اس کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعاء نہ کی جائے، بلکہ تمہارے لیے تو یہ حتیٰ چیز ہے کہ اس کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کریں، کیونکہ وہ اس کی محتاج اور ضرور تمند ہے

اور پھر خودکشی کوئی کفر تو نہیں جو دائرہ اسلام سے خارج کر دے جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال اور گمان ہے، بلکہ یہ تو کبیرہ گناہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے قیامت کے روز اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے معاف کر دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے، اس لیے آپ اس کے لیے دعا کرنے میں سستی اور کالی سے کام مت لیں، بلکہ اس کے لیے پورے اخلاص کے ساتھ مغفرت اور رحمت کی دعا کریں، ہو سکتا ہے یہ اس کی مغفرت اور بخشش کا سبب بن جائے

واللہ اعلم۔